

# نکاح، شادی بیاہ، طلاق اور بچے

نکاح، شادی اور گھریلو جھگڑوں سے متعلق ملکی قوانین اور مقدمات کے حوالے سے رہنما کتابچہ



★ صوبہ پنجاب میں کم عمری کی شادی کے ترمیم شدہ قانون ۲۰۱۵ کے مطابق شادی کے لیے لڑکی کی عمر کم از کم ۱۶ سال جبکہ لڑکے کی عمر ۱۸ سال مقرر کی گئی ہے۔

★ قانون کے مطابق اٹھارہ سال یا اس سے بڑی عمر کے لڑکے یا مرد کو سولہ (۱۶) سال سے کم عمر لڑکی سے شادی کرنے پر چھ ماہ کی قید، ۵۰ ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

★ قانون کے مطابق کم عمری میں شادی کرانے والے نکاح خواں، ماں باپ یا ولی یا سرپرست کو بھی ۵۰ ہزار روپے جرمانہ، چھ ماہ تک قید یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

★ قانون کے مطابق عورت کو طلاق کا حق، نکاح کے وقت ضرور دیا جانا چاہیے۔

★ دوسری شادی سے قبل، پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

★ نکاح نامے میں لکھی گئی جائیداد قانونی طور پر خاتون کی ہوتی ہے خواہ وہ جائیداد خاتون کے نام منتقل ہو یا نہیں۔

## فہرست

- ۱۔ اظہارِ تشکر 1
- ۲۔ کچھ اس کتاب کے بارے میں 2
- ۳۔ شادی اور نکاح نامہ 5
- ۴۔ خلع کا کیس 7
- ۵۔ نابالغ عمر میں ہونے والے نکاح کو بالغ ہونے کے بعد ختم کرنے کا کیس 11
- ۶۔ جھوٹے نکاح کا کیس 14
- ۷۔ سامانِ جہیز رتختہ تحائف کی واپسی کا کیس 15
- ۸۔ مہر کا حق 18
- ۹۔ نان و نفقہ 22
- ۱۰۔ ازدواجی تعلقات کا حق 25
- ۱۱۔ بچوں کی سرپرستی اور ان سے ملاقات کے مقدمات 27

## اظہار تشکر

اس کتابچے کی تیاری میں ہمیں بہت سے افراد کی مدد حاصل رہی ہے۔ ان دوستوں کی مدد کے بغیر بیداری کے لئے یہ کتابچہ تیار کرنا ممکن نہ ہوتا۔ اس کتاب کا پہلا مسودہ جناب خالد چیمہ ایڈووکیٹ (ملتان) نے تیار کیا تھا۔ بیداری کے اسٹاف میں سے صائمہ طور اور رفعت شجاع نے اس مسودے کو بہتر بنانے اور عام آدمی کے لئے آسان زبان میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بعض پیچیدہ معاملات میں رائے اور نظر ثانی کے لیے اظہر حسین ایڈووکیٹ کا بھی بھرپور تعاون حاصل رہا۔

اس کتاب کی اشاعت کے لئے ہمیں مالی معاونت، نیدر لینڈ کی وزارت خارجہ نے، وہاں کی ایک ترقیاتی تنظیم آئی سی ڈی آئی کے ذریعے فراہم کی۔ ہم اپنے ان تمام دوستوں کے ممنون ہیں کہ ان کی مدد سے ہمارے لئے عام پاکستانی مردوں اور عورتوں کے لئے یہ اہم اور معلوماتی کتاب شائع کرنا ممکن ہوا۔

## کچھ اس کتاب کے بارے میں

بیداری تقریباً گزشتہ پچیس برس سے تشدد کی شکار خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے ملکی قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر طرح کی امداد فراہم کر رہی ہے۔ ہم سالانہ تقریباً ایک ہزار عورتوں کو مفت نفسیاتی و قانونی مشاورت فراہم کرتے ہیں۔ اس حوالے سے ہمیں کئی دردِ دل رکھنے والے وکیل دوستوں کا تعاون حاصل رہتا ہے۔

یہ کام کرتے ہوئے ہمیں احساس ہوا کہ عام پاکستانی شہریوں کے بہت سے مسائل ملکی قوانین سے بے خبری کی وجہ سے بھی جنم لیتے ہیں۔ اگر روزمرہ کے خاندانی مسائل کے حوالے سے لوگوں کو سادہ زبان میں ملکی قوانین کے بارے میں معلومات ہوں تو ان کے لئے کافی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ متعدد معاملات میں لوگ محض اس لئے عدالتوں کے چکر لگاتے رہے کہ انہیں قوانین کا علم نہیں تھا۔ اگر انہیں ان قوانین کا علم ہوتا تو شاید عدالت جانے کی نوبت ہی نہ آتی۔

چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ان قوانین کے حوالے سے ایک چھوٹی سی کتاب شائع

کی جائے جس میں ان قوانین کی موٹی موٹی شقوں کو سادہ لفظوں میں بیان کر دیا جائے تاکہ انہیں عام پاکستانی مرد اور عورتیں سمجھ سکیں۔ اس سے پہلے بیداری نے وراثتی قوانین کے حوالے سے ایک کتاب شائع کی۔ جو عوام میں بے حد مقبول ہوئی جس کے متعدد ایڈیشن آچکے ہیں۔

ایسی کتاب شائع کرنے کا فیصلہ تو بہت آسان تھا مگر اس پر کام کرنا بہت مشکل ثابت ہوا۔ پہلا سوال تو یہ پیدا ہوا کہ کن قوانین کو کتاب میں شامل کیا جائے کیوں کہ قوانین تو ہزاروں کی تعداد میں بنے ہوئے ہیں اور ہر ایک کسی نہ کسی طرح عام مردوں اور عورتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کئی ہفتے کی بحث کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ بیداری کے پاس ہر سال جو ہزار کے لگ بھگ کیس آتے ہیں ان میں زیادہ تر کس طرح کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان مقدمات کی تعداد اور نوعیت کا تجزیہ کیا گیا اور ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ زیادہ تر جھگڑوں کی بنیاد، شادی بیاہ، شادیاں ٹوٹنا، بچوں کی حواگی، نان نفقہ وغیرہ جیسے مسائل ہوتی ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ یہ تھا کہ قانون کی زبان بہت مشکل ہوتی ہے جو عام آدمی کی سمجھ میں نہیں آتی۔ چنانچہ منتخب کردہ قوانین کو پڑھ کر انہیں عام فہم زبان میں منتقل کرنا بھی ایک بڑی مشکل تھی۔ ایسے میں ہمارے وکیل دوست بہت کام آئے۔ ہم

نے یہ کتاب عام لوگوں کو پڑھوائی تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ ان کی سمجھ میں وہی بات آئی جو قانون میں درج تھی یا زبان کو آسان کرنے کے چکر میں ہم نے قانون کا مفہوم ہی بدل دیا ہے۔

یقیناً ہم سے اس کتاب میں کچھ غلطیاں ہوئی ہوں گی، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی اہم مسئلہ ہم اس کتاب میں شامل نہ کر پائے ہوں۔ اور یہ بھی کہ تمام تراحتیات کے باوجود اس کتاب میں فراہم کردہ معلومات غیر واضح ہوں یا ان میں کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اگر کوئی ایسی کمی یا کوتاہی آپ کی نظر سے گزرے تو ہمیں اس بارے میں فوراً اطلاع کریں تاکہ ہم آئندہ ایڈیشن میں ایسی غلطیاں دور کر سکیں۔

سفیر اللہ خان

(ایگزیکٹو ڈائریکٹر، بیداری)

## شادی اور نکاح نامہ

صوبہ پنجاب میں ۲۰۱۵ کے شادی اور نکاح کے نئے قانون کے مطابق شادی کے لیے لڑکی کی عمر کم از کم ۱۶ سال جبکہ لڑکے کی عمر ۱۸ سال رکھی گئی ہے۔ اس سے کم عمر یعنی نابالغ بچوں کی شادی قابل سزا جرم ہے۔ نئے قانون کے مطابق اٹھارہ سال یا اس سے بڑی عمر کے لڑکے یا مرد کو سولہ (۱۶) سال سے کم عمر لڑکی سے شادی کرنے پر چھ ماہ کی قید، ۵۰ ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ جبکہ شادی کرانے والے نکاح خواں، ولی یا سرپرست کو بھی ۵۰ ہزار روپے جرمانہ، چھ ماہ تک قید یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ نکاح کے وقت شرعاً لڑکی اور لڑکے کی رضامندی ضروری ہے۔ نکاح نامہ (کتانچے کے آخر میں کاپی منسلک ہے)، نکاح کی قانونی دستاویز ہے۔ نکاح لائسنس یافتہ نکاح خواں سے کروانا ضروری ہے۔ نکاح خواں، حکومت سے لائسنس یافتہ ہوتا ہے اور یونین کونسل میں نکاح رجسٹر کروا کر دیتا ہے۔ رجسٹریشن کے وقت، نکاح نامے کی ایک کاپی یونین کونسل میں جمع ہوتی ہے، جبکہ دیگر دو کاپیاں دلہا اور دلہن کو دی جاتی ہیں۔



شادی کے وقت نکاح نامے میں موجود سوالات کے مکمل جواب دونوں خاندانوں کے اتفاق کے بعد لکھنے، نکاح رجسٹر کروانے، عورت کو خلا کا حق دینے، مہر مقرر کرنے، نان و نفقہ کے حوالے سے بات چیت طے ہونے، گواہان کے دستخط لینے، جہیز کی فہرست بنانے سے علیحدگی کے وقت مزید غیر ضروری مسائل پیدا نہیں ہوتے اور عورت کو خلع لینے میں مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

نکاح کے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ نکاح لڑکے اور لڑکی کی رضا مندی سے کیا جائے۔

۲۔ نکاح کے وقت لڑکے کی عمر ۱۸ سال اور لڑکی کی عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہوں۔

۳۔ نکاح، لائسنس یافتہ نکاح خواں سے کروایا جائے

۴۔ نکاح نامے میں موجود لڑکی کو طلاق (خلع) کا حق دیا جائے۔

۵۔ دلہا، دلہن اور ان کے گواہان کے دستخط

لیے جائیں۔

لڑکی کو نکاح نامے کی کاپی اپنے

پاس رکھنی چاہیے

۶۔ مہر کی ادائیگی کے حوالے سے تفصیلات

لکھی جائیں۔

۷۔ نان و نفقہ (بیوی کے خرچے) کے حوالے سے تفصیلات لکھی جائیں۔

## خلع کا کیس

شوہر شادی ختم کرنا چاہے تو وہ بیوی کو طلاق دیتا ہے۔ جبکہ بیوی اگر شادی ختم کرنا چاہے تو وہ خلع لے سکتی ہے۔ اس کے لئے اُسے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا ہوتا ہے۔ پاکستان کے قوانین کے مطابق شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے تاہم بیوی کے لیے شادی ختم کرنا اتنا آسان نہیں۔ طلاق کا حق، نکاح کے وقت عورت کو بھی دیا جاسکتا ہے مگر ہمارے معاشرے میں عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ نکاح کے وقت طلاق کے بارے میں بات کرنے کو بدشگونی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن شادی کے بعد، بعض دفعہ حالات ایسا رخ اختیار کر جاتے ہیں کہ بیوی اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ شادی اب نہیں چل سکتی۔

خاوند نے اگر دو سال سے بیوی بچوں کا خرچہ نہ دیا ہو تو خلع کا کیس کیا جاسکتا ہے

کئی مرتبہ شوہر نہ تو بیوی کو بساتا ہے اور نہ ہی طلاق دیتا ہے۔ ایسے میں قانونی طور پر بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فیملی

کورٹ میں خلع کے لئے مقدمہ دائر کر دے۔ فیملی کورٹ اس بات کا پابند ہے کہ مقدمے کا 6 ماہ کے اندر فیصلہ سنائے۔

یاد رہے کہ خلع کا مقدمہ عورت شادی کے بعد کسی بھی وقت کر سکتی ہے چاہے ابھی شادی کو بہت کم عرصہ گزرا ہو یا کئی سال ہو گئے ہوں۔ اس کے علاوہ اگر عورت نے ایک بار خلع کا مقدمہ کر کے واپس لے لیا ہو تو وہ کسی بھی وقت دوبارہ خلع کا مقدمہ دائر کر سکتی ہے۔ اگر گزشتہ بار خلع کے مقدمے میں عورت کے خلاف فیصلہ ہو گیا ہو تو بھی وہ کسی بھی وقت دوبارہ خلع کا مقدمہ دائر کر سکتی ہے۔ عورت کو درج ذیل وجوہات کی بناء پر خلع کا کیس دائر کرنے کا حق حاصل ہے۔

دوسری شادی سے قبل، پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے

۱۔ خاوند 4 سال سے لاپتہ ہو

۲۔ خاوند نامرد ہو۔

۳۔ خاوند نے دوسری شادی پہلی بیوی کی

اجازت یا رضا مندی کے بغیر کی ہو اور یونین کونسل سے بھی دوسری شادی کا اجازت نامہ نہ لیا ہو۔

۴۔ 4 سال سے بیوی سے ازدواجی تعلقات نہ ہوں۔

۵۔ عرصہ دو سال سے خاوند نے بیوی بچوں کا خرچہ نہ دیا ہو یا ان کی ضروریات پوری نہ کی ہوں۔

۶۔ چھوٹی عمر میں والدین یا سرپرست نے نکاح کر دیا ہو اور میاں بیوی کے

- درمیان ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوئے ہوں۔
- ۷۔ شوہر نے بیوی کے ساتھ ظالمانہ رویہ رکھا ہو یعنی:
- i- بیوی کو مارتا پیٹتا ہو یا ظالمانہ رویوں کی وجہ سے ان کی زندگی تنگ کر دی ہو۔
- ii- بُری شہرت رکھتا ہو۔
- iii- بدکاری پر مجبور کرتا ہو۔
- iv- بیوی کے ملکیتی زیورات کپڑے اور دوسری اشیاء کو استعمال کرنے سے روکتا ہو یا فروخت کر دی ہوں۔
- v- مذہبی فرائض سرانجام دینے سے روکتا ہو۔
- vi- اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور کسی ایک سے یکساں ازدواجی تعلقات نہ رکھتا ہو۔
- vii- کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کرتا ہو جس کی اسلام میں اجازت نہ ہو۔

خلع کا کیس دائر کرنے کیلئے ہدایات اور درکار دستاویزات:

۱۔ درخواست میں نکاح کی تاریخ اور نکاح نامہ کی کاپی لگائی جائے۔

- ۲۔ میاں بیوی کے تعلقات اور جھگڑے کی وجہ بیان کی جائے۔  
 ۳۔ اہم اور ضروری واقعات مختصر اور درخواست میں ضرور لکھیں۔  
 ۴۔ درخواست میں گواہوں کی لسٹ اور ان کے مختصر بیان لکھے جائیں۔

۵۔ بیوی اپنا مقدمہ قریبی عدالت میں کرنے کا حق رکھتی ہے یعنی اگر شوہر کسی دوسرے شہر میں رہتا ہو تو بھی مقدمہ اس عدالت میں دائر کیا جائے گا جہاں بیوی

عدالت فیصلہ سنانے سے پہلے میاں بیوی کو اکٹھے بیٹھنے اور صلح کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے

رہتی ہے۔ شوہر کو اسی عدالت میں حاضر ہونا پڑے گا۔

۶۔ عدالت فیصلہ سنانے سے پہلے میاں بیوی کو اکٹھے بیٹھنے اور صلح کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس دوران اگر بیوی اپنی مرضی سے صلح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور کیس ختم کر سکتی ہے۔

کورٹ فیس: فیملی کورٹ میں اس کیس کیلئے 15 روپے کا ٹکٹ لگایا جائے گا۔  
 میعاد: عدالت اس مقدمے کا فیصلہ 6 ماہ میں سنانے کی پابند ہوتی ہے۔

## نابالغ عمر میں ہونے والے نکاح کو بالغ ہونے کے بعد ختم کرنے کا کیس

اگر کسی لڑکی کا نکاح نابالغ عمر میں کر دیا گیا ہو تو وہ 18 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے عدالت کے ذریعے اس نکاح کو ختم کروا سکتی ہے۔

درخواست دینے کیلئے ہدایات:

- ۱۔ نکاح نابالغ عمر میں ہوا ہو۔
- ۲۔ کم عمری میں ہونے والے نکاح کو لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد دو گواہوں کی موجودگی میں ختم کر دیا ہو۔
- ۳۔ لڑکی کنواری ہو اور ازدواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو۔
- ۴۔ اگر نابالغ عمر میں ازدواجی تعلق قائم ہوا ہو تو ایسا تعلق غیر قانونی ہے۔
- ۵۔ کنواری ثابت کرنے کیلئے اگر طبی معائنہ کرایا گیا ہو تو اس کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

نابالغ عمر کے نکاح کو ختم کرنے کا کیس  
18 سال کی عمر میں کیا جاسکتا ہے

۶۔ نابالغ عمر میں کئے گئے نکاح کو ختم کرنے کا کیس 18 سال کی عمر کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ جن گواہوں کے سامنے نکاح کیا گیا ہو ان کا حوالہ دینا ضروری ہے۔  
نوٹ: اگر لڑکی نے 18 سال کی عمر میں گواہوں کے سامنے نابالغ عمر میں کیے گئے نکاح کو ختم کر دیا ہو اور دوسری جگہ شادی کر لی ہو تو ایسی صورت میں عدالت میں نکاح ختم کرنے کے لئے کیس کرنے کی ضرورت نہیں۔

## جھوٹے نکاح کا کیس

اگر کوئی شخص یہ الزام لگائے کہ فلاں عورت اس کی بیوی ہے یا کوئی عورت یہ کہے کہ فلاں شخص اس کا خاوند ہے مگر حقیقت میں ایسا نہ ہو تو وہ شخص یا عورت ایک دوسرے کے خلاف جھوٹے نکاح کو ختم کرنے کا کیس کر سکتے ہیں تاکہ اس کی وفات کے بعد معاملات وراثت میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

- ۱۔ جھوٹے نکاح کو ختم کرنے کا کیس صرف فیملی کورٹ میں ہی کیا جاسکتا ہے۔
- ۲۔ فیملی کورٹ میں نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلم بھی جھوٹے نکاح کو ختم کرنے کا کیس کر سکتے ہیں۔

اگر کسی عورت کا زبردستی نکاح کیا گیا ہو تو وہ اس نکاح کو ختم کروانے کیلئے بھی کیس کر سکتی ہے۔

۳۔ ایسا دعویٰ شوہر اور بیوی کے علاوہ کوئی دیگر شخص بھی کر سکتا ہے، یا شوہر اور بیوی جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ

فلاں کا شوہر اور بیوی ہے تو دونوں مل کر بھی اس کے خلاف جھوٹے نکاح کو ختم کرنے کا کیس کر سکتے ہیں چاہے دعویٰ کرنے والے کے پاس جعلی نکاح نامہ موجود ہو۔



نوٹ۔ اگر کسی عورت کا زبردستی نکاح کیا گیا ہو تو وہ اس نکاح کو ختم کروانے کیلئے بھی کیس کر سکتی ہے۔

کورٹ فیس: فیملی کورٹ کے تحت اس کیس کیلئے 15 روپے کا ٹکٹ لگایا جائے گا۔  
جھوٹے نکاح کو ختم کرنے کا کیس صرف فیملی کورٹ میں ہی کیا جاسکتا ہے

معیاد: ایسے مقدمات کا فیصلہ بھی جلد ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ شادی کرنے کی عمر ختم نہ ہو جائے۔ اور اسے زندگی بھر پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جھوٹے نکاح کے کیس کا فیصلہ 6 ماہ کے اندر اندر کیا جاتا ہے۔

## سامان جہیز / تحفہ تحائف کی واپسی کا کیس

جہیز کی واپسی ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ جہیز دینے کے رواج کی وجہ سے والدین اپنی بیٹی کو اپنی اوقات سے بڑھ کر جہیز دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگ تو بیٹی کی شادی اور جہیز کے لئے بہت سارا قرض لے لیتے ہیں اور پھر ساری زندگی نہیں چکا پاتے۔ بہت زیادہ جہیز شادی کی کامیابی کی ضمانت نہیں ہوتا۔ شادیاں پھر بھی ٹوٹ سکتی ہیں۔ ایسے میں جب شادیاں ٹوٹتی ہیں تو بہت جھگڑے ہوتے ہیں اور لڑکی کے والدین کو یہ دکھ ہوتا ہے کہ انہوں نے لاکھوں کا جہیز دیا تھا وہ واپس ملنا چاہئے مگر وہ واپس نہیں ملتا۔

جہیز کا مقدمہ طلاق ہونے کے تین سال کے اندر اندر درج ہونا ضروری ہے

بہت سے لوگ جہیز کی واپسی کے لئے مقدمات بھی دائر کر دیتے ہیں مگر عدالت میں جہیز دینے کے عمل کو ثابت نہیں کر پاتے۔ یہ

بھی نہیں ثابت کر پاتے کہ انہوں نے کتنا جہیز دیا تھا۔

اس طرح کے مسائل سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین جہیز کے لئے خریدی گئی تمام چھوٹی بڑی چیزوں کی رسیدیں سنبھال کے رکھیں اور جہیز دیتے

وقت اس کی مکمل فہرست بنائیں اور اسی لسٹ پر لڑکے والوں کی طرف سے ذمہ دار افراد کے دستخط کروائے جائیں۔ بہتر ہوگا کہ دستخط لڑکے کے اپنے ہوں یا اُس کے والدین کے۔ ان کے ساتھ ہی اگر دو گواہوں کے دستخط بھی لے لیے جائیں اور یہ کاغذات سنبھال کر رکھے جائیں۔ ان کاغذات کی موجودگی میں جہیز کی واپسی کا مقدمہ کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور مقدمہ جیتنے کے امکانات بھی روشن ہو جاتے ہیں۔

۱۔ جو اشیاء یا جائیداد والدین دلہن کو براہ راست یا بالواسطہ شادی کے موقع پر دیتے ہیں جہیز کہلاتا ہے

۲۔ جہیز کی واپسی، جائیداد یا ذاتی اشیاء نکاح کے وقت جو بھی تحائف دلہن کو کی واپسی کا کیس صرف فیملی کورٹ میں ہی کیا جاسکتا ہے

دلہا یا سسرال کی جانب سے جو بھی تحائف دیے جاتے ہیں ان سے بیوی کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔

۳۔ نکاح کے وقت جو بھی تحائف دلہن کو دلہا یا سسرال کی جانب سے (شادی

سے پہلے یا بعد میں) دیے جاتے ہیں ان سے بیوی کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔

### درخواست دینے کیلئے ہدایات:

- ۱۔ درخواست میں جہیز کے سامان کی تفصیل اور مالیت لکھنی چاہیے۔
- ۲۔ جہیز کے سامان کے ساتھ تحفے تحائف بھی واپس لئے جاسکتے ہیں۔
- ۳۔ ایسے افراد کی لسٹ جو جہیز کے سامان کے بارے میں گواہی دے سکتے ہیں، ساتھ لگائیں۔
- ۴۔ اگر جہیز کے سامان کی خریداری کی رسیدیں موجود ہوں تو وہ بھی درخواست کے ساتھ لگائی جائیں۔
- ۵۔ لڑکی کے والدین یا ورثاء بھی جہیز کی واپسی کا کیس کر سکتے ہیں۔
- ۶۔ جہیز کی ادائیگی کیلئے فیملی یعنی والدین / بھائیوں کی حیثیت کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے یعنی عدالت اس خاندان کی مالی حیثیت کو دیکھ کر فیصلہ کرتی ہے۔
- کورٹ فیس: کورٹ فیس 15 روپے کا ٹکٹ لگایا جائے گا۔
- میعاد: جہیز کا مقدمہ طلاق ہونے کے تین سال کے اندر اندر درج کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر شوہر جہیز کا سامان دینے سے انکار کر دے تو ایسی صورت میں مقدمہ کرنے کی مہلت 6 سال تک ہو سکتی ہے۔

## حق مہر

مہر ایسی رقم، جائیداد یا طلائی زیورات ہیں جو شادی کے وقت بیوی اپنے شوہر سے حاصل کرنے کی حقدار ہوتی ہے۔ مہر شادی کا لازمی جزو ہے اور اس کے بارے میں نکاح کے وقت کوئی خاص شرائط نہ بھی طے ہوئی ہوں تب بھی بیوی مناسب مہر حاصل کر سکتی ہے۔  
حق المہر کی دو اقسام ہیں۔

(i) مہر متجمل (ii) مہر غیر متجمل

(i) مہر متجمل:

☆ ایسا مہر جو میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے پہلے شوہر ادا کرے مہر متجمل کہلاتا ہے یا پھر جب بیوی طلب کرے شوہر پر لازم ہے کہ وہ مہر ادا کرے۔

(ii) مہر غیر متجمل / مؤجل

۱۔ مہر غیر متجمل بصورت طلاق یا خاوند کی وفات کے بعد وصول کیا جاتا ہے۔

۲۔ حق مہر شادی سے قبل یا بعد میں مقرر کیا جاتا ہے اور باوجود اس کے شادی سے

قبل اسکا تعین کیا جا چکا ہو۔ فریقین کی رضا مندی کے ساتھ تعین شدہ حق مہر میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ مہر کی رقم بطور قرض خاوند کی زندگی میں براہ راست خاوند سے اور خاوند کی وفات کے بعد بطور بیوہ خاوند کے ترکے سے بذریعہ عدالت لیا جاسکتا ہے۔

حق مہر کا دعویٰ خلع کے تین سال میں کیا جاسکتا ہے۔

خلع کی صورت میں مہر کی رقم:

۱۔ اگر خلع کا فیصلہ خاتون کے حق میں ہو اور اس میں حق مہر معاف کرنے کی کوئی شرط نہ رکھی ہو تو تب خاتون حق مہر طلاق کے بعد حاصل کر سکتی ہے۔

۲۔ نئی ترمیم کے تحت عدالت خاتون کو حکم دے سکتی ہے کہ اگر حق مہر غیر معجل ادا نہ ہوا ہو تو خلع کی صورت میں 50 فیصد مہر عورت کو ادا کیا جائے۔

۳۔ اگر خاتون نے حق غیر معجل پہلے ہی وصول کر لیا ہو تو ایسی صورت میں حق مہر غیر معجل 25 فیصد خلع کی صورت میں واپس کرنے کی پابند ہے۔

۴۔ عدالت مرد کو حکم دے سکتی ہے کہ مہر کا پورا یا باقی حصہ جو ادا نہ ہوا ہو بیوی کو ادا کرے۔

### دعویٰ کے مندرجات:

۱۔ خاتون خلع کے کیس کیلئے درخواست کے ساتھ نکاح نامہ کی کاپی جس میں حق مہر کے متعلق درج ہو لگائے گی، خاتون کو چاہیے کہ نکاح نامہ کی کاپی اپنے پاس سنبھال کر رکھے۔

۲۔ خلع کے وقت نکاح نامہ کی کاپی اور گواہوں کی فہرست شامل کرنا۔

۳۔ دعویٰ میں وضاحت کے ساتھ حق مہر کی قسم کو بیان کرنا ضروری ہے۔

۴۔ فریقین کی رہائش کا مکمل ایڈریس درخواست اور نکاح نامہ میں درج ہونا ضروری ہے۔

۵۔ خاتون درخواست میں حق مہر حاصل کرنے کیلئے واضح طور پر تحریر کرے۔

کورٹ فیس: فیملی کورٹ درخواست پر 15 روپے کا ٹکٹ لگایا جائے گا۔

نوٹ۔ حق مہر کا دعویٰ خلع کے تین سال میں کیا جاسکتا ہے۔

### اہم نکات:

۱۔ سُسر بھی اپنے بیٹے کی طرف سے حق مہر دے سکتا ہے اور عدالت والد کو حق

مہر دینے کیلئے پابند کر سکتی ہے۔

۲۔ اگر خاوند نے بیوی کو حق مہر (مہر متجمل) ادا نہ کیا ہو تو وہ ازدواجی تعلقات قائم

نہیں کر سکتا جبکہ بیوی کو خرچہ دینے کا وہ پابند ہے۔

۳۔ اگر بیوی فوت ہو جائے تو اس کے بھائی یا والدین اس کے حق مہر کی رقم بطور

وراثت مانگ سکتے ہیں اور حق مہر کی رقم اور جائیداد پر وارثان کے طور پر دعویٰ

سکتے ہیں۔

۴۔ اگر خاتون کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو وہ حق مہر کا آدھا حصہ وصول کرنے کیلئے

کیس کر سکتی ہے۔

۵۔ نکاح نامے میں لکھی گئی جائیداد قانونی طور پر خاتون کی ہوتی ہے خواہ وہ

جائیداد خاتون کے نام منتقل ہو یا نہیں۔

۶۔ خاتون اگر خود کیس نہ کر سکتی ہو عدالت نہ جاسکتی ہو تو وہ یہ اختیار کسی اور کو

تحریری طور پر دے سکتی ہے۔

۷۔ نکاح نامے میں حق مہر کے کالم کے علاوہ اگر کوئی دوسری شرط رکھی گئی ہے تو

خلع کی صورت میں وصولی کیلئے دیوانی عدالت میں رجوع کرنا پڑے گا۔

کورٹ فیس: درخواست پر 15 روپے کا ٹکٹ لگایا جائے گا۔



## نان و نفقہ

نان و نفقہ میں خوراک، لباس اور رہائش شامل ہیں، خاوند یہ تینوں چیزیں دینے کا ذمہ دار ہے۔ اگر خاوند بغیر کسی جائز وجہ کے خرچ نہیں دیتا تو بیوی نان و نفقہ کے حصول کیلئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے اور طلاق کی صورت میں میعادِ عدت تک بیوی خاوند سے نان و نفقہ وصول کرنے کی حق دار ہے۔

اگر خاتون حاملہ ہے تو وہ بچے کی  
پیدائش کے تمام اخراجات بھی  
مانگ سکتی ہے۔

درخواست کیلئے ضروری ہدایات:  
۱۔ خاتون خود کیس دائر کرائے گی۔

۲۔ خاتون درخواست کے ساتھ اپنے  
شناختی کارڈ کی کاپی اور تصویر لگائے گی۔

۳۔ اگر نکاح نامہ تحریری ہے تو اس صورت میں خاتون اس کی کاپی بھی ساتھ  
لگائے گی۔

۴۔ گواہوں کی فہرست درخواست کے ساتھ لگائی جائے گی۔

۵۔ خاتون اپنی موجودہ رہائش کا مکمل پتہ فراہم کرے گی تاکہ اس کی سہولت کے

مطابق عدالت کا انتخاب کیا جاسکے۔

۶۔ خاتون درخواست میں ان تمام اہم وجوہات کا ذکر کرے گی جن کی وجہ سے کیس کرنے کی ضرورت پیش آئی

اہم نکات:

۱۔ خاتون کے اگر اس شوہر سے بچے ہیں تو وہ نہ صرف اپنا بلکہ اپنے بچوں کا خرچہ بھی مانگ سکتی ہے، اسی طرح اگر خاتون حاملہ ہے تو وہ بچے کی پیدائش کے تمام اخراجات بھی مانگ سکتی ہے۔

۲۔ خاوند کی دوسری شادی کی صورت میں بیوی علیحدہ رہائش کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

۳۔ اگر رخصتی نہ ہوئی ہو اور بیوی خاوند کے پاس رہنے سے انکاری ہو تو اس صورت میں بیوی خرچہ نہیں مانگ سکتی۔

۴۔ خرچے کا کیس کرتے وقت خاتون کو خاوند کی ماہانہ آمدنی کا ثبوت دینا ہوگا۔

۵۔ خرچہ خاوند کی ماہانہ آمدنی اور مالی حیثیت کے مطابق مقرر کیا جائے گا۔

۶۔ نان و نفقہ کا فیصلہ ہونے کے بعد خاتون رقم کی وصولی کا الگ سے کیس کرے گی۔

۷۔ اگر خاتون کو طلاق نہ ہوئی ہو اور وہ کئی سال سے میسے میں رہ رہی ہو اور اس دوران اس نے کوئی خرچے کا کیس نہ کیا ہو تو وہ ان پچھلے سالوں میں سے صرف تین سالوں کا خرچہ مانگ سکتی ہے۔

خاوند کی دوسری شادی کی صورت میں بیوی علیحدہ رہائش کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

۸۔ خرچے کی کم سے کم رقم 5000 روپے ہے۔

۹۔ اگر طلاق کا نوٹس بھیج دیا ہو اور خاتون کو

نہ ملا ہو تو ایسی صورت میں اس عرصے کیلئے بھی خاتون خرچے کی حقدار ہوگی۔

۱۰۔ سابقہ خرچے کا کیس صرف تین سال کے اندر کیا جاسکتا ہے۔

کورٹ فیس: فیملی کورٹ میں خرچے کا کیس کرنے کیلئے 15 روپے کا ٹکٹ لگایا جائے گا

## ازدواجی تعلقات کا حق

شادی کے بعد بیوی کا فرض ہوتا ہے کہ شوہر کے پاس رہے اور حق زوجیت ادا کرے، اسی طرح شوہر پر لازم ہے کہ وہ حقوق شوہریت ادا کرے اور کوئی کوتاہی نہ برتے اور اگر بیوی کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو خاوند اس کے خلاف کیس کر سکتا ہے کہ وہ گھر واپس آ کر ازدواجی تعلق قائم کرے۔

عدالت کے خاوند کے حق میں فیصلے کے  
باوجود بیوی شوہر کے ساتھ رہنے پر مجبور  
نہیں

درخواست کیلئے ہدایات:

۱۔ ایسے کیس میں رخصتی کے بعد اور کیس کرنے سے پہلے ازدواجی تعلقات کے متعلق بیان کرنا ضروری ہے۔

۲۔ درخواست میں ان وجوہات کا ذکر کرنا ضروری ہے جن کی وجہ سے کیس کرنا پڑا۔

۳۔ اگر عدالت سے خاوند کے حق میں فیصلہ ہو جاتا ہے تو بھی بیوی کو مجبور نہیں کیا

- جاسکتا کہ وہ میاں کے ساتھ رہے۔
- ۴۔ ازدواجی تعلقات کا کیس شوہر یا بیوی اپنے متعلقہ عدالت میں کر سکتے ہیں۔
- ۵۔ طلاق دینے کے بعد خاوند ازدواجی تعلق کا حق کھودیتا ہے۔
- ۶۔ اگر خاوند نے حق مہر ادا نہ کیا ہو تو وہ ازدواجی تعلق قائم نہیں کر سکتا۔
- ۷۔ بیوی کو خرچہ وغیرہ نہ دینے کی وجہ سے شوہر ازدواجی تعلقات قائم رکھنے کا حق کھودیتا ہے۔
- کورٹ فیس: فیملی کورٹ عرضی دعویٰ پر مبلغ 15 روپے کا کورٹ فیس ہے۔

## بچوں کی سرپرستی اور ان سے ملاقات کے مقدمات

پاکستان کے قوانین کے مطابق 18 سال سے کم عمر بچہ رنجی نابالغ ہیں۔ ایسے میں والدین بچے کے قدرتی سرپرست ہوتے ہیں۔ تاہم اگر والدین کسی بھی وجہ سے سرپرستی کے اہل نہ رہیں مثال کے طور پر ان کی موت واقع ہو جائے، ذہنی توازن خراب ہو جائے (یعنی پاگل ہو جائیں) یا لمبے عرصے کے لئے گھر سے دور رہنا پڑے (مثلاً دوسرے ملک چلے گئے ہوں یا جیل ہو گئی ہو وغیرہ) تو بچوں کو کسی دوسرے کی سرپرستی میں دیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں اکثر تو والدین خود ہی بچوں کو اپنے کسی بھائی بہن کی سرپرستی میں دے دیتے ہیں تاہم بعض دفعہ بچوں کی سرپرستی کے حوالے سے جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

والدین میں علیحدگی ہو جانے کی صورت میں بھی یہ جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے کہ بچے ماں کے پاس رہیں گے یا باپ کے پاس۔ اگر نابالغ بچوں کی سرپرستی کے حوالے سے جھگڑے کھڑے ہو جائیں تو ایسے معاملات کو نمٹانے کے لئے بھی عدالت سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

## اہم نکات:

- ۱۔ والد نابالغ کا قدرتی سرپرست ہے۔ اسکی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص سرپرست نہیں بن سکتا جب تک کہ والد نا اہل نہ ہو جائے۔
- ۲۔ سرپرست نابالغ بچے یا بچی کو سنبھالنے یا اس کی جائیداد کی سرپرستی کا کیس کر سکتا ہے۔
- ۳۔ سرپرست نابالغ بچے یا بچی کی رضامندی کے مطابق بھی مقرر کیا جاسکتا ہے لیکن ایسی صورت میں سرپرست اور دو گواہوں کے دستخط ہونا ضروری ہے۔
- ۴۔ درخواست کے ساتھ نابالغ کی جائیداد کے ثبوت بھی لگائے جائیں گے۔
- ۵۔ درخواست کے ساتھ بچے کا پیدائش ٹیوٹیکٹ بھی لگایا جائے گا۔
- ۶۔ اس کیس کے دوران بچے کے سرپرست بننے کے علاوہ اخبار میں اشتہار دینا بھی ضروری ہے تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ وقت پر آکر معلومات فراہم کرے۔
- ۷۔ سرپرست کیلئے درخواست میں ان وجوہات کا لکھنا ضروری ہے جن کی وجہ سے نابالغ کی جائیداد فروخت کرنا ضروری ہو۔

ماں اپنے نابالغ بچے کی تحویل کا کیس کورٹ میں کر سکتی ہے

### نابالغ بچے یا بچی کی سرپرستی:

- ۱۔ قانون میں فقہ حنفیہ کے مطابق والدہ نابالغ لڑکے کی پرورش کی 7 سال تک اور نابالغ لڑکی کی تا بلوغت یعنی 18 سال تک کی حق دار ہے۔
- ۲۔ قانون میں فقہ جعفریہ کے مطابق والدہ نابالغ لڑکے کی پرورش کی 2 سال تک اور نابالغ لڑکی کی 7 سال تک کی حق دار ہے۔

### نابالغ بچوں کی سرپرستی کا کیس:

- ۱۔ ماں اپنے نابالغ بچے کی تحویل کا مقدمہ بھی فیملی کورٹ میں کروا سکتی ہے۔ والدہ کی طرف سے یہ کیس کوئی اور شخص بھی کروا سکتا ہے۔
- ۲۔ کیس کے دوران والدہ یا کوئی دوسرا شخص نابالغ بچے کی مختصر عرصے کے لئے سرپرستی کی درخواست بھی دے سکتا ہے۔
- ۳۔ بچے کی تحویل کا مقدمہ بھی فیملی کورٹ میں کیا جاتا ہے۔
- ۴۔ درخواست دہندہ اپنی رہائش یا نابالغ کی رہائش یا جہاں سے نابالغ کو اغوا کیا



گیا ہو اس علاقے کی عدالت میں مقدمہ کر سکتا ہے۔

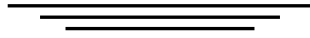
۵۔ اگر کوئی شخص نابالغ بچے ربچی کو اغوا کر لے یا زبردستی اپنے پاس رکھ لے تو سر پرست چاہے وہ والد ہو یا کوئی دوسرا تو نابالغ کی برآمدگی کیلئے عدالت سے وارنٹ گرفتاری جاری کروا سکتا ہے۔

#### نابالغ سے ملاقات کی درخواست:

خاوند اور بیوی کے درمیان جھگڑے کی بناء پر علیحدگی کی صورت میں بچے کسی ایک فریق کے پاس رہتے ہیں۔ ایسے میں دوسرے فریق کو بچوں سے ملنے کا پورا حق ہوتا ہے۔ اگر پہلا فریق جس کے پاس بچے ہیں وہ دوسرے فریق کو بچوں سے نہ ملنے دے تو دوسرا فریق بچوں سے ملاقات کا حق حاصل کرنے کے لئے عدالت میں مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔ عدالت متاثرہ فریق کو ملاقات کی اجازت دے سکتی ہے۔

علیحدگی کی صورت میں ماں باپ دونوں  
کو بچوں سے ملاقات کا پورا حق ہے۔

بعض حالات میں نابالغ کو ہفتہ میں ایک یا دو دن تک متاثرہ فریق کے پاس رہنے کا حکم بھی دے سکتی ہے۔  
کورٹ فیس: فیملی کورٹ عرضی دعویٰ پر مبلغ 2 روپے کا کورٹ فیس ہے۔



## نکاح نامہ فارم

Handwritten notes in Arabic script, likely a manuscript or a collection of letters. The text is arranged in columns, with some lines starting with "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful). The handwriting is in a cursive style, and the paper shows signs of age and wear.

جب شادیاں ٹوٹتی ہیں تو جہیز واپس نہیں ملتا۔ جہیز کی واپسی کے لئے مقدمات بھی دائر کیے جاتے ہیں مگر عدالت میں ثابت کرنا کہ جہیز دیا گیا اور کتنا دیا مشکل عمل ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ والدین جہیز کے لئے خریدی گئی تمام چھوٹی بڑی چیزوں کی رسیدیں سنبھال کے رکھیں اور ان کی مکمل فہرست بنائیں جس پر لڑکے والوں کی طرف سے ذمہ دار افراد کے دستخط کروائے جائیں۔ بہتر ہوگا کہ دستخط لڑکے کے اپنے ہوں یا اُس کے والدین کے ان کے ساتھ ہی دو گواہوں کے دستخط بھی لے لیے جائیں اور یہ کاغذات سنبھال کر رکھے جائیں۔ ان کاغذات کی موجودگی میں جہیز کی واپسی کا مقدمہ کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور مقدمہ جیتنے کے امکانات بھی بہت روشن ہو جاتے ہیں۔

مسائل کے حل اور مشورے کے لیے

**بیداری**

**ہیلپ لائن**

0300 525 1717



Office # 6, 3rd Floor, Huzaifa Centre,  
I-8 Markaz, Islamabad.  
Ph: # 051-4862482-4862483  
www.bedari.org.pk



International Child  
Development Initiatives

